بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم۔ چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۵ نبوت ۱۳۴۶ ھش ۱۱ شعبان ۱۳۸۷ھ ۱۵ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۵۷

اخبارِ احمدیہ

—۰ ربوہ ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب اچھی ہے۔ الحمد للہ

—۰ محترم حکیم دین محمد صاحب جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں کی آنکھ میں موتیا اُتر آیا ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

—۰ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کئی روز سے علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ (سمیع اللہ سیال)

—۰ مورخہ ۱۲ نومبر کو محترم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی نے اپنے بیٹے مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء اور دیگر احباب جماعت شامل ہوئے۔ اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری کی شادی محترم خواجہ عبدالقیوم صاحب کی نواسی حمامۃ البشریٰ صاحبہ سے ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین

—۰ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ابن محترم چوہدری غلام محمد صاحب (مرحوم) سابق ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان لنڈن میں عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد بوٹا دوکاندار ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں

دنیوی نظام کی طرح روحانی عالم میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے

"جب سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا ہے یہی قانون چلا آیا ہے کہ قبل از وقت ابتلاء ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن فرق نمودار ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے۔ جب دنیاوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو۔ بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی۔ آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو جو عالم الغیب ہے اور یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ہے۔ امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے اور بدوں امتحان اور آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے۔ امتحان یا آزمائش سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائقِ مخفی کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اس کی حقیقتِ ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے پس یہ خیال باطل ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو علم نہیں، اس کو تو ذرہ ذرہ کا علم ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹، ۳۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۷ء

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

قرآن کریم سورۃ عنکبوت ۴۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ۔

اس کتاب (یعنی قرآن) میں سے جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اسے پڑھ (اور لوگوں کو پڑھ کر سنا) اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر۔ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ (تعالیٰ) کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو جانتا ہے

اس آیت کریمہ سے نہ صرف یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں نماز کو کیا مقام حاصل ہے بلکہ یہ بھی کہ نماز اسلامی اخلاق کی تعمیر کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلامی اخلاق کی نمایاں حیثیت یہ ہے کہ ہر کام جو کیا جائے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات جھلکتی نظر آئے۔ یعنی ایک مسلمان کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس کو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش نہ کر سکے۔ اس طرح ایک مومن وہ اخلاقی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ جس سے اس کی نہ صرف عاقبت سنورتی ہے بلکہ اس دنیا میں بھی پاکیزہ زندگی گزارتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ ہر کام شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا چاہیئے۔ اسی آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد یقیناً دوسرے سب کاموں سے بڑی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔

اس طرح نماز ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق قائم کرتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ ہمارے زندگی کے کاموں کو پاکیزگی عطا کرتی ہے۔ اور یہ بھی دراصل اللہ تعالیٰ سے رشتہ مضبوط کرنے ہی کا ذریعہ ہے۔ انسان فحشا اور منکر سے اسی وقت بچ سکتا ہے۔ جب وہ ہر کام کرتے وقت یہ سوچ لے کہ آیا یہ کام اللہ تعالیٰ کی پسند اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وہ کر رہا ہے۔ یا محض نفس امارہ کی تحریک سے کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے اسوۂ حسنہ اور اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اپنی پرحکمت نصائح سے ایک مسلمان کی زندگی کو اخلاق حسنہ کی جنت اپنے لئے تعمیر کرنے کا یہ طریق عمل مقرر فرمایا ہے۔ اور اس طریق عمل کا مرکزی کام "اقامت الصلوٰۃ" ہے غور فرمایئے کہ ایک انسان خلوص دل سے دن رات میں شعوری حالت میں پانچ وقت نماز قائم کرتا ہے۔ صبح سورج نکلنے سے پہلے وہ وضو کرکے نماز پڑھتا ہے۔ جس میں سراسر ذکر اللہ ہوتا ہے۔ یہ وقت نہایت سکون اور اطمینان کا ہوتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر ہمارے رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے۔

نماز فجر ادا کرنے کے بعد دنیوی کاموں کا وقت آجاتا ہے۔ جس میں ہر

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تین سورتوں کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيثُ مُعَاذٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

حضرت جابرؓ سے جو حدیث معاذ کی مذکور ہے۔ اس میں بیان ہوا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ ۔ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی۔

(بخاری باب بدء الاذان)

کام کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے کی تاکید ہے۔ اگر انسان سچے دل سے نماز پڑھتا ہے۔ اور ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لیتا ہے تو وہ کس طرح بدراہ ہو سکتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کرے گا۔ اس میں اس کو ایک روحانی لذت حاصل ہوگی۔ اس کا ذہن پاک ہوگا اور اگر کوئی ایسا کام اس کے سامنے آئے گا جو برا ہے تو وہ اس سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ وہ کھانا کھائے گا تو اس کو ضرور اس بات کی احتیاط مدنظر ہوگی۔ کہ آیا یہ کھانا حلال کمائی سے حاصل کیا گیا ہے۔ یا ظلم و فریب سے۔ پھر جو کام وہ کرے گا۔ اس کو دیانتداری سے سرانجام دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہوگا۔ اور وہ ظاہر یا مخفی طور پر کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا۔ جو اس کی دلی پاکیزگی کو آلودہ کرنے والی ہوگی۔ وہ کسی سے کلام کرے گا۔ تو یہ خیال رکھے گا۔ کہ وہ کوئی لفظ اپنی زبان سے ایسا نہ نکالے۔ جو کسی کا دل رنجیدہ کرنے والا ہو۔ وہ اپنے کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے گا۔ اور اگر ہو سکے۔ تو ان کی مدد اور حوصلہ افزائی کرے گا۔ اگر وہ کسی کی ملازمت میں نہیں ہے اور اپنے طور پر کام کر رہا ہے تو اس کو خیال ہوگا کہ اپنا وقت ضائع نہ کرے اور فضول کاموں سے بچا رہے۔ اور اس کی کمائی حلال کی کمائی ہو۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ نماز پڑھتے وقت یہ تصور باندھو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو یہ تصور رکھو کہ وہ تم کو دیکھتا ہے۔ اگر نماز اس اہتمام سے پڑھی جائے گی تو یقیناً وہ ہمارے ذہن بلکہ ہمارے رگ و پے میں تحلیل ہو جائے گی اور ہمارے اخلاق کا جزو اعظم بن جائے گی۔ اور ہمارے کاموں میں ہماری راہنمائی کرے گی:

اس طرح اول روز کے کام میں ہماری نماز فجر ہمارے کاموں کی نگرانی کرے گی اور حتی الوسع ہم کو کام کے دوران میں صراطِ مستقیم پر قائم رکھے گی۔ پھر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔ اگر ہم پورے خلوص سے نمازیں ادا کریں۔ تو پھر بتائیں شیطان ہماری زندگی میں کس طرح دخل دے کر کامیاب ہو سکتا ہے۔ خلوص دل سے پڑھی ہوئی نمازیں ہمارے گرد ایک ایسا حصار بن جاتی ہیں۔ جس کو شیطان نہیں توڑ سکتا۔ جب شیطان اس حصار کو نہیں توڑ سکے گا۔ تو یقیناً ہماری روح میں پاکیزگی پیدا ہوگی۔ اور ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ کلام صادق آئے گا کہ

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

حضرت مصلح موعودؓ کا پچاس سالہ زرّیں دورِ خلافت

(مکرمہ قانتہ شاہدہ ایم۔ اے۔ ربوہ)

حضرت مصلح موعود میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دَورِ خلافت اپنی امتیازی خصوصیات کے باعث ایک ممتاز اور نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس رنگ میں اس خلافت کے ہر پہلو کو برکت بخشی ہے اور اس کے ساتھ جن غیر معمولی ترقیوں اور کامیابیوں کو وابستہ فرمایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ کی خلافت نہایت عظیم الشان اور عالمگیر خلافت ہے اس کے ساتھ حال و مستقبل میں اسلام کی ترقی وابستہ ہے جیسا کہ حضور رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا کہ :۔

"اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ ہمیشہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔ جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر مکمل کھولے جائیں گے اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دئے جائیں گے۔"

(الفضل ۲۵ رجون ۱۹۳۶ء صٹ کالم ۲)

مصلح موعودؓ کے بابرکت دورِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ کی غیر معمولی ترقی ایک الٰہی تقدیر تھی جسے کوئی انسانی طاقت بدل نہ سکتی تھی۔ حضورؓ نے خود بھی ایک عرصہ پیشتر یہ فرمایا تھا کہ :۔

"میرے آخری سانس تک خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا بُرا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہرحال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہو گا مگر بہرحال یہ خدائی فیصلہ ہے کہ میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی۔"

(تقریر ۲۸ ردسمبر ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۲۲ رجنوری ۱۹۶۰ء صنا کالم ۲)

چنانچہ آنے والے سالوں اور ان کے واقعات نے مذکورہ الفاظ کی صداقت روزِ روشن کی طرح آشکارا کی۔ اور کئی رکاوٹیں آنے کے باوجود اس عہدِ خلافت میں دینی، مذہبی، دنیاوی اور سیاسی غرض ہر قسم کی ترقی جماعتِ احمدیہ کو ہوئی اور تمام پہلوؤں میں ترقی کرنے کے لحاظ سے ہم اس دورِ خلافت کو بجا طور پر سنہری زمانۂ خلافت کہہ سکتے ہیں۔

اس ترقی کے علاوہ ایک بہت بڑی خصوصیت اس عظیم الشان خلافت کی یہ ہے کہ یہ ایک موعود خلیفہ کی خلافت ہے جس کے قیام کی بشارتیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے خدا تعالےٰ سے پاکر دیں بلکہ اس کی بابت صدیوں اور ہزاروں برس پہلے سے پیشگوئیاں ہوتی چلی آئی ہیں۔ چنانچہ ایک عظیم پیشگوئی فخرِ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس میں آپ نے اپنے بعد جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر دی وہاں ساتھ ہی یہ بھی بشارت دی تھی کہ :۔

"یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ"

یعنی آنے والا مسیح موعود تنہا اور اکیلا نہیں آئے گا بلکہ خدائی منشاء کے مطابق اس کی ایک خاص شادی ہو گی جس کے نتیجہ میں ایک خاص شان کا بیٹا ہو گا جس کے کام کو بہت ترقی ہو گی۔

سابقہ انبیاء نے بھی اس موعود خلیفہ کی خبر دے رکھی تھی جیسا کہ دوسرے مذاہب کی بعض مقدس کتب میں درج ہے۔ مثلاً طالمود میں لکھا ہے کہ

"It is also said that he (The Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson."

(طالمود از جوزف بارکلے باب پنجم صٓ۳۷ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء)

چنانچہ جب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس عظیم الشان فرزند کی پہلے سے خبر دیدی اور فرمایا کہ اس بیٹے کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کو غیر معمولی ترقیات ملیں گی نیز اس جلیل القدر فرزند کی سیرت اور صفات کے متعلق الہامات کے ذریعہ سے آگاہ فرما دیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب الہامات اور پیشگوئیاں اپنے وقت پر آپؓ کے ذریعہ سے نہایت شان اور صفائی سے پوری ہو گئیں اور آپ کی خلافت کے عہدِ سعید میں جماعتِ احمدیہ نے جس تیز رفتاری کے ساتھ مختلف جہات میں ترقی کی وہ سب آپ کی حیران کن قائدانہ صلاحیتوں، فہم و فراست حسنِ تدبر، استقلال، محنت اور غیر معمولی تنظیمی دماغ کا روشن ثبوت ہیں۔

مضمون کے طوالت کے خوف سے آپ کے عہدِ خلافت میں سے اس جگہ آپ کے بعض ایک زرّیں کارناموں کو اختصار سے بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتی ہوں۔

آپ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی وفات پر ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء کو پچیس برس کی عمر میں منصب خلافت پر فائز ہوئے اور اس عظیم ترذمہ داری کی ادائیگی میں دن رات اسلام کی ترقی کے لئے کام کرنا شروع کر دیا اور اس سلسلہ میں پیش آمدہ حالات میں پہلے سے بھی بڑھ کر ایک اہم امر یعنی جماعتی شیرازہ بندی اور استحکام مقام خلافت کی طرف بھی آپ کو خصوصی توجہ دینی پڑی۔

جماعت کی شیرازہ بندی

آپ کی خلافت کے آغاز میں بعض ایک زبردست فتنے اٹھے جن میں نہ صرف نظام خلافت کو سرے سے ختم کر دینے کی کوشش کی گئی بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے خداداد ارفع مقام و شان کو کم کرنے کی ناپاک سعی بھی تھی۔ چنانچہ حضورؓ نے ایسے سب فتنوں کا خدا کی تائید و نصرت سے بااحسن طریق مقابلہ کرتے ہوئے جماعت کو تنظیم و عقائد کے لحاظ سے ایک مضبوط چٹان پر لا کھڑا کیا۔ چنانچہ اپنی غیر معمولی مصروفیتوں کے باوجود نہ صرف اپنے پیدا کئے گئے اختلافی مسائل پر متعدد ٹھوس کتب رقم فرما کر انہیں بالکل صاف کر دیا اور تمام وساوس و شبہات کا ازالہ فرمایا۔

اسی طرح مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کی شیرازہ بندی اور ترقی اور بہتر صورت میں مرکز سے ربط قائم رکھنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مختلف نظارتیں قائم کیں اور ان سب نظارتوں کے کام کی نگرانی کے لئے نظارتِ علیا بنائی جس کے بعد مختلف نظارتوں سے متعلقہ کاموں کے لئے مقامی جماعتوں میں عہدیداران اور پریذیڈنٹوں کا انتخاب ہو کر ان کا تقرر مرکز کی منظوری سے عمل میں آتا۔ ان تمام باتوں سے مقصد یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے افراد جہاں بھی رہیں ایک ہی تنظیم کے ماتحت ہوں اور ایک ہی معین لائحہ عمل ان کے سامنے رہے اور وہ ترقیات کی منازل جلد جلد طے کرتے جاویں۔

متفرق تنظیمیں

مندرجہ بالا مرکزی تنظیم قائم کرنے کے علاوہ آپ نے جماعت کے مختلف طبقوں، مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی اعلےٰ رنگ میں تربیت کرنے نیز ان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے ذیلی تنظیمیں بھی قائم فرمائیں۔ مثلاً

لجنہ اماء اللہ

۱۹۲۲ء میں حضورؓ نے احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے لجنہ قائم کی۔ اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اگر عورتوں کی

صحیح تربیت ہو جائے تو آئندہ نسل اعلےٰ تربیت یافتہ ہوگی۔ اور اس طرح ترقی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ چنانچہ اس تنظیم نے احمدی عورتوں میں بھی خدمتِ اسلام کا ولولہ اور جذبہ اور جوش و خروش پیدا کر دیا جس کے نتیجہ میں انہیں اشاعتِ اسلام کے لئے جہاں دیگر کئی بہترین کام کرنے کا موقع ملا وہاں غیر ممالک میں، لاکھوں روپے اور اپنے قیمتی زیورات کے عطایا سے کئی ایک مساجد بنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ناصرات الاحمدیہ

یہ احمدی بچیوں کی تنظیم ہے۔ اس میں سات برس سے ۱۵ برس تک کی بچیاں شامل ہیں گویا کہ اس طرح ان کے لئے بچپن سے ہی انہیں اسلامی تربیت کا تربیت کا بندوبست کرتے ہوئے بچیوں کو لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بننے کی تربیت کا اہتمام فرمایا۔

انصار اللہ

اس تنظیم میں ۴۰ سال کی عمر سے زائد عمر والے مرد شامل ہیں۔ اپنے لائحہ عمل کے لحاظ سے بظاہر بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جانے کے باوجود بدستور خدمتِ دین کے کام میں نہ صرف خود سرگرم عمل رہتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ اپنے اعلےٰ نمونہ سے نوجوانوں اور اطفال کی نیک تربیت کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ

اس میں ۱۵ برس سے لے کر ۴۰ برس تک کے نوجوان شامل ہیں۔ اس تنظیم کا قیام ۱۹۳۸ء میں عمل میں لایا گیا۔ یہ تنظیم دنیا بھر کے احمدی نوجوانوں کی صحیح اسلامی تربیت و خدمتِ خلق و دین کی سرانجام دہی کے لئے سرگرم عمل ہے۔

اطفال الاحمدیہ

یہ سات برس سے پندرہ برس تک کے احمدی بچوں کی تنظیم ہے۔ یہ اس کے تحت بچوں کو اعلےٰ اسلامی اخلاق سکھائے جاتے ہیں۔ ان کی روحانی، جسمانی، تعلیمی اور ذہنی ہر قسم کی تربیت کی جاتی ہے۔ یہ تنظیم اطفال کو اچھے خدام بننے میں مدد دیتی ہے۔

اہم اجتماعات

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے علاوہ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اور جس میں دنیا کے اطراف و جوانب کے لوگ مرکزِ احمدیت میں جمع ہوتے اور روحانی برکات سے حصہ پاتے ہیں، حضرت مصلح موعودؓ نے مرکز میں بار بار آنے اور اس کے فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوتے رہنے کے لئے اور افراد جماعت میں باہمی تعارف و ربط کے قیام میں اور اضافہ کیلئے سال کے دوران بھی چند ایک مواقع پیدا کر دئے جب تمام جماعتوں کے نمائندے اور دوسرے احمدی احباب مرکز میں جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے عظیم الشان عالمگیر اجتماع کے بعد مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات احمدیہ کے بھی علیحدہ علیحدہ اجتماع مرکز میں منعقد ہوتے ہیں۔ عموماً نمائندگان شرکت کرتے ہیں گویا کہ یہ فروع کو مرکز سے ملانے کا عمدہ ذریعہ ہیں۔ (باقی)

تعلیم الاسلام کالج یونین کا افتتاحی اجلاس

تعلیم الاسلام کالج یونین کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۱۳ اکتوبر ۶۷ء کو کالج کے ہال میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پروفیسر انچارج مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد پی۔ ایچ۔ ڈی نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ طلباء اپنے منتخب کردہ عہدیداران سے یونین کے کاموں میں مکمل تعاون کریں گے۔ اور کالج کی عظیم روایات کو برقرار رکھیں گے۔ بعد ازاں صدر یونین محمد سمیع طاہر نے کرسیٔ صدارت سنبھالی۔ صدر نے اپنی کابینہ کے جملہ ارکان کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل نے یونین کے عہدیداروں کو مبارکباد دی۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ جملہ عہدیداران کالج اور یونین کے وقار اور اس کی روایات کو برقرار رکھیں گے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور اجلاس برخواست ہوا۔

(وسیم احمد سیکرٹری یونین)

فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ ۱۹۶۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ انصار اللہ ۱۹۶۷ء کی سفارش پر جو فیصلہ جات فرمائے ہیں مجالس کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قیادت عمومی

(۱) حسب سابق علاقائی مجالس میں اعلےٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دئے جایا کریں۔ اور ضلعی مجالس کا آپس میں مقابلہ کر کے اعلےٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ بھی دئے جایا کریں۔

(۲) دستورِ اساسی انصار اللہ کے قاعدہ ۹۵ میں "صدر مجلس مرکزی عہدیداران کو نامزد کرے گا" کے الفاظ حذف کر دئے جائیں کیونکہ وہ ایک مستقل قاعدہ کی شکل میں قاعدہ ۱۰۱ میں بیان کر دئے گئے ہیں۔

قیادت تربیت

(۳) مجالس کے تربیت کے کام کا جائزہ لیتے وقت قیادت تربیت اس امر کو بالخصوص ملحوظ رکھے گی کہ جس مجلس کا کام قیادت کے نزدیک سب سے اچھا ہو اس کے اسّی فیصد ارکان نماز با ترجمہ بھی جانتے ہوں علم انعامی کے لئے اسی صورت میں قیادت تربیت اس کی سفارش کرے گی۔

قیادت تعلیم

(۴) امتحان انصار اللہ میں کامیاب انصار کو اسناد دی جائیں تاکہ دوسرے احباب کو بھی ترغیب ہو اور امتحان دینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے۔

قیادت مال

(۵) بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۶۸ء

چندہ مجلس	۴۰,۵۰۰
چندہ تعمیر	۴,۰۰۰
چندہ سالانہ اجتماع	۴,۵۰۰
چندہ اشاعت لٹریچر	۴,۰۰۰
میزان	۵۳,۰۰۰

قیادت اصلاح وارشاد

(۶) آئندہ سال ہر سہ ماہی چار صفحہ کا ایک ٹریکٹ عمدہ طباعت کے ساتھ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے ان ٹریکٹوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات مناسب عنوانات کے ساتھ شائع کئے جایا کریں اور ایک مرکزی کمیٹی جو قائد تربیت، قائد اصلاح وارشاد اور قائد اشاعت پر مشتمل ہو ضرورتِ وقت کے مطابق اقتباسات اور عنوانات کا فیصلہ کیا کرے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضلع سیالکوٹ میں ہمارے معاونین خاص میں اضافہ

ضلع سیالکوٹ کے حسب ذیل دوستوں نے تحریک جدید کے وعدہ جات کو امسال ایک ہزار روپیہ تک بڑھا کر پیش کرنے کی سعادت پائی ہے اور اس طرح یہ ہمارے معاونین خاص میں شامل ہو گئے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم قریشی محمد مطیع اللہ صاحب چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر ۱۰۰۰/-

۲۔ مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر حلقہ سمبڑیال ۱۰۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدے جلد از جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں

{ سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن }

محترم بابو محمد نواز خان صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کی یادیں

(از مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے)

خاکسار کے خسر محترم جناب بابو محمد نواز خان صاحب مرحوم جن کی وفات ۸ اور ۹ نومبر کی درمیانی رات کو ہوئی۔ سیالکوٹ کے قدیم باشندوں اور احمدیت کے قدیم شیدائیوں میں سے تھے۔ یوں تو اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ کے مطابق اپنے محبوب بزرگوں کا تذکرہ۔ خود انسان کے اپنے اخلاق کی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ لیکن محترم خان صاحب کے بعض اوصاف حمیدہ اتنے نمایاں تھے۔ اور ان کی بعض خوبیاں ایسا رنگ رکھتی تھیں۔ کہ اُن کا ذکر کئے بغیر دل تسکین نہیں پاتا۔

محترم خان صاحب نے خلافت اولیٰ کے ابتدائی ایام میں بیعت کی اور بیعت کے فوراً ہی بعد اپنے ایمان میں ایسی استقامت اور اپنے اخلاص میں ایسی پختگی دکھائی۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں جہاں ان کے بھائی اور دیگر رشتہ دار نہایت اعلیٰ عہدوں اور وسیع زمین پر متمکن تھے۔ باوجود ان کے شدید اصرار کے نہیں گئے۔ مجھ سے کئی دفعہ انہوں نے کہا کہ "وہ لوگ مجھے بڑے اصرار سے بلاتے ہیں۔ مگر ان کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور مجھے بار بار خیال آتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے کوئی طعنہ دیں۔ یا طنز کریں۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکوں گا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہی رشتہ جوڑا ہے۔ تو غیر اللہ کے آگے جھکنا کیا معنی؟ زیادہ سے زیادہ جائیداد یا زمین ہی ہے نا؟ یہ چیزیں تو سب یہیں رہ جاتی ہیں"۔ ان کی ایک بہن جو اب نہایت ضعیف ہو چکی ہیں۔ ہنوز ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہیں۔ دونوں بہن بھائیوں میں شدید محبت تھی۔ مگر غالباً ۵۰ سال سے دونوں نے ایک دوسرے کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا۔ البتہ دونوں طرف سے جب ان کے عزیز ایک دوسرے سے ملتے تو وہ بتاتے۔ کہ بہن آہ بھر کے کہتی ہے کہ کاش ایک دفعہ میرا بھائی میرے پاس آ جائے تو میری بھی عید ہو جائے مگر محترم خان صاحب نے ارادہ کیا۔ کہ وہاں نہیں جانا۔ تو پھر ہرگز نہیں گئے۔ بہن کا ذکر آتا تو آب دیدہ ہو جاتے مگر پھر تبلیغی رنگ میں باتیں شروع کر دیتے آخر وقت تک یہی کیفیت رہی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ . . . خال خال ملتی ہے۔

محترم خان صاحب اپنی سروس کے ابتدائی ایام میں صوبیدار میجر تھے۔ اور وہاں سے اپنی ملازمت پوری کر کے سیالکوٹ میں آباد ہوئے اور سنگر مشین کمپنی کی ایجنسی لے لی۔ نہایت جفاکش محنتی اور انتہائی سادہ مزاج تھے اپنے عزیزوں اور بچوں سے بیحد پیار اور شفقت کا سلوک رکھتے تھے شام کو جب گھر آتے تو بچوں کے لئے فروٹ۔ رس اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں ضرور ساتھ لاتے۔ پھر اپنے ہاتھ سے انہیں کھلاتے اور خوش ہوتے۔ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے ہرگز کسی پر بوجھ نہ بنتے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ اگر کوٹ یا قمیص کا کوئی بٹن لگانا ہوتا تو اپنی ڈبیا میں سے سوئی دھاگہ نکال کر خود بٹن لگاتے صبح تہجد کے لئے پانی خود گرم کرتے اور اپنے لئے یا بچوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو باوجود بڑھاپے کے ڈاکٹر کے پاس خود دوائی لینے کے لئے چلے جاتے تھے اور پھر اسے بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کرتے۔ خود بچوں کو بھی ہمیشہ یہ نصیحت کرتے کہ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو بھی سلیقے سے رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کی قدر کریں۔ ان سے اگر غفلت یا لاپرواہی دیکھتے تو ان کی چیزوں کو اٹھا کر قرینے سے ان کی جگہ پر رکھ دیتے۔ اور پھر خاموشی سے دعاؤں میں مصروف ہو جاتے۔

ایک دفعہ میں مع اہلیہ اور بچوں کے ان کے ہاں قیام پذیر تھا۔ رات کو ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ میں نے اہلیہ سے کہا۔ کہ میں صبح نماز کے فوراً بعد چائے پینا چاہتا ہوں کیونکہ صبح ۶½ بجے کے قریب ایک میٹنگ ہے اس میں شامل ہونا ہے۔ سردیوں کے دن تھے صبح ۵ بجے کے قریب میری آنکھ کھلی میں غسل خانہ گیا۔ وضو کیا واپس کرے میں آ کر نماز پڑھی اسی دوران میں میں نے باورچی خانے میں سے برتنوں کے ہلنے کی آواز سنی اور پھر یوں محسوس ہوا۔ جیسے کوئی چولھے میں پھونکیں مار کر آگ جلا رہا ہے۔ جب میں نماز ختم کر کے کچن میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ خان صاحب نے چائے کی کیتلی چولھے پر رکھی ہوئی ہے اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے کاٹ رہے ہیں۔ میں حیران رہ گیا۔ مگر وہ ہنس کے کہنے لگے کہ آپ کی اہلیہ تو ابھی سوئی ہوئی ہیں۔ میں نے سوچا۔ کہ آپ کو چائے کے بغیر تکلیف ہوگی۔ کیوں نہ میں خود ہی چائے بنا دوں"۔ میں کچھ شرمندہ ہوا۔ اور میں نے کہا۔ خان صاحب! اگر آپ نے ہی چائے بنانی تھی۔ تو میں خود ہی بنا لیتا۔ آپ نے تکلیف کیوں کی" وہ کہنے لگے۔ اس میں تکلیف کی ہرگز کوئی بات نہیں۔ آپ اپنے گھر کا چھوٹے سے چھوٹا کام خود کرتے ہیں۔ تو کیا آپ کے لئے یہ ایک چھوٹا سا کام میں نہیں کر سکتا؟

ان کے اندر غیرت نفس اور جاہ و جلال سے اجتناب کی دو خصوصیتیں ایسی تھیں۔ کہ میں بعض اوقات نفسیاتی طور پر اس کا آغاز معلوم کرنے کی خواہش کرتا اور میرا دل محسوس کرتا۔ کہ یقیناً ان کے خاندان میں یا آباء و اجداد میں کوئی غیر معمولی واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ یا پھر کسی ایسے خاندان سے اُن کا تعلق ہوا ہے۔ جس میں غیرت یا احساسِ نفس کمال کو پہنچا ہوا ہو چنانچہ ان کی وفات پر جو عزیز ان کے قرابت داروں میں سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے ایک واقعہ بتایا۔ اور کہا۔ کہ ان کے والد جن کا نام خان عطا محمد تھا ابتداء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج میں صوبیدار تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کے ایام تھے۔ خان عطا محمد صاحب کی جوانی کا ابتدائی زمانہ تھا۔ ان کی بہادری اور جرأت کی وجہ سے انگریز افسران کی عزت کرتے تھے۔ دہلی کی سلطنت بالکل ختم ہو چکی تھی اور وہاں کے شاہی خاندان کے کئی افراد ادھر اُدھر خانہ بدوشوں کی طرح پھر رہے تھے چند گورے سپاہیوں کے خیمے سرحدی اضلاع میں ایک جگہ نصب تھے۔ اور ان کے ساتھ ہی خان محمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کا خیمہ تھا کہ یکایک رات کے وقت ساتھ کے خیمے سے بعض عورتوں کے رونے اور چیخنے کی آوازیں آئیں۔ خان عطا محمد صاحب فوراً مسلح ہو کر وہاں پہنچے معلوم ہوا کہ ایک خیمے میں دہلی کے شاہی خاندان کی چند عورتیں ہیں۔ اور ایک انگریز سارجنٹ ان سے ناروا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ خان عطا محمد صاحب معاملہ فوراً بھانپ گئے۔ پہلے اسی سارجنٹ سے تلخ کلامی ہوئی۔ پھر دست بدست لڑائی ہوئی . . . . وہ سارجنٹ زخمی ہوا۔ یہ بھی زخمی ہوئے۔ مگر رات کی تاریکی میں یہ ان مظلوم عورتوں کو لے کر گھوڑے دوڑاتے ہوئے سرپٹ نکل گئے افراتفری کا زمانہ تھا۔ وہ جنوں قافلے پناہ کی تلاش میں ادھر اُدھر سرگرداں تھے باوجود کوشش کے اُن کا پتہ نہ مل سکا۔ روایت ہے کہ خان صاحب نے انہیں خود دہلی چھوڑ کر آنے کی پیشکش کی۔ مگر ان عورتوں نے کہا۔ کہ اب دہلی کا قلعہ ایک خواب بن چکا ہے۔ اور وہاں کا کوئی عزیز زندہ موجود نہیں۔ چنانچہ چند مہینوں کے بعد اُن میں سے ایک خاتون شہزادی بیگم سے آپکا نکاح ہوا۔ اور یہ اپنے جدی علاقے کے ایک دور افتادہ علاقے میں آباد ہو گئے۔ انہی کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے خان عطا محمد صاحب کو تین بچے عطا فرمائے۔ جو اپنے والدین کے اوصاف میں سے غیرت اور قناعت جیسی دولت کے مالک تھے۔ مدتوں تک اُن کا مسکن وہی دور افتادہ علاقہ رہا۔ اور آخر جوان ہونے پر یہ اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔

محترم خان محمد نواز خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور صالح اولاد عطا فرمائی ہے چار بچیوں میں سے دو شادی شدہ ہیں۔ بڑی لڑکی شہر سیالکوٹ کی لجنہ کی صدر ہیں۔ ان کے شوہر یعنی خاکسار کے ہم زلف برادرم عبد المنان صاحب راشدی اس وقت پاکستان چپ بورڈ کمپنی میں ایک معزز عہدے پر فائز ہیں۔ ایک بچی امۃ الحکمت صاحبہ ایم اے۔ بی۔ ٹی مدرسۃ البنات کی سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ان سے چھوٹی سیالکوٹ کے مقامی سکول میں ہیڈ مسٹرس ہیں اور ان بہنوں کے بھائی عزیزم ناصر احمد پاکستان ایئر فورس پشاور میں ایک عمدہ عہدے پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بہن بھائیوں کو اپنی رضا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں دین کی خدمت کی سعادت بخشے

ممبران حج سکیم کی اطلاع کیلئے

ضروری اعلان

تمام ممبران حج سکیم جو امسال حج پر جانا چاہتے ہیں اور جو اکتوبر ۱۹۶۷ء تک حج سکیم کا سالانہ چندہ ادا کر چکے ہیں وہ اپنے نام مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۲۳ نومبر تک بھجوا دیں تاکہ قرعہ اندازی کی جا سکے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

واقفین وقف عارضی کی فہرست

اس سے قبل الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء تک ایک ہزار ستر واقفین وقف عارضی کی فہرست طبع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد یہ نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا ہر احمدی کو چاہیئے کہ اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق کم از کم دو ہفتے ہر سال میں خدمت دین تربیت جماعت اور تعلیم قرآن کے لئے وقف کرے۔ ایسی سب درخواستیں براہ راست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں بھیجی جائیں۔

خاکسار ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

۱۰۷۱ - مکرم اللہ دتا صاحب بنڈی لاچری ضلع شیخوپورہ
۱۰۷۲ - ” میاں علی محمد صاحب شیخوپورہ
۱۰۷۳ - ” بہادر خان صاحب بمقام کلسیاں ضلع شیخوپورہ
۱۰۷۴ - ” حاجی عبدالواحد صاحب ساہیوال
۱۰۷۵ - ” محمد عبداللہ صاحب بڈھا اوچ میرانپور شیخوپورہ
۱۰۷۶ - ” محمد حسین صاحب ٹھیکیدار کوٹ مولچند ضلع شیخوپورہ
۱۰۷۷ - ” عظمت اللہ خان صاحب اشرف پورہ ” لائل پور
۱۰۷۸ - ” چوہدری خوشی محمد صاحب گھٹیالیاں ” سیالکوٹ
۱۰۷۹ - ” فیض احمد صاحب دانہ ذیدکا ” ”
۱۰۸۰ - ” محمد یار صاحب پیرو چک ” سرگودہا
۱۰۸۱ - ” محمد خان صاحب سکنہ مجوکہ ” ”
۱۰۸۲ - ” محمد اسماعیل صاحب ” ” ”
۱۰۸۳ - ” محمد موسیٰ صاحب کالیہ ” شیخوپورہ
۱۰۸۴ - ” چوہدری محمد بخش صاحب چک ۵۵ مرڑ ” ”
۱۰۸۵ - ” ” اللہ دکھا صاحب چک ۱۶۶ مراد ” بہاولنگر
۱۰۸۶ - ” رائے منصب علی صاحب گوبنگڑ حاکم والا ” شیخوپورہ
۱۰۸۷ - ” عمر الدین صاحب سکنہ کوجہ ” ”
۱۰۸۸ - ” محمد علی صاحب ” ” ”
۱۰۸۹ - ” سید افضال احمد صاحب چک ۱۱۶ ” سرگودہا
۱۰۹۰ - ” حکیم رحیم بخش صاحب لالکھیانوالہ ” لائلپور
۱۰۹۱ - ” برکت علی صاحب ” ” ”
۱۰۹۲ - ” حافظ ابوذر صاحب روڈہ ” سرگودہا
۱۰۹۳ - ” ناصر احمد صاحب عزیزپور ڈگری ” سیالکوٹ
۱۰۹۴ - ” چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور ضلع سیالکوٹ
۱۰۹۵ - ” محمد طفیل صاحب سکنہ فیروزہ ” رحیم یارخان
۱۰۹۶ - ” محمد عبداللہ صاحب گوجر کرتارپورہ ” لائل پور
۱۰۹۷ - ” ملک محمد ابراہیم صاحب چک ۲۶۵ گ ب ” ”
۱۰۹۸ - ” حاجی لال دین صاحب گھٹیالیاں ” ”
۱۰۹۹ - ” میاں نثار اللہ صاحب ناروروال ” سیالکوٹ
۱۱۰۰ - ” چوہدری عبدالجلیل صاحب چک ۳۵ ” سرگودہا
۱۱۰۱ - ” عبدالرحیم صاحب ربوہ ” جھنگ
۱۱۰۲ - ” شیخ غلام رسول صاحب گھٹیالیاں ” سیالکوٹ
۱۱۰۳ - ” چوہدری احسان اللہ صاحب کھیوہ باجوہ
۱۱۰۴ - ” غلام فرید صاحب دھاروال ” شیخوپورہ
۱۱۰۵ - ” ملک محمد عبداللہ صاحب مجوکہ چاد عمروالہ ” سرگودہا
۱۱۰۶ - ” ملک نواب صاحب موضع حویلی ” ”
۱۱۰۷ - ” چوہدری سعیداللہ صاحب کوٹ سردار خان ” سیالکوٹ
۱۱۰۸ - ” ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں ” گوجرانوالہ
۱۱۰۹ - ” ماسٹر فضل احمد صاحب پیرکوٹ ثانی گوجرانوالہ
۱۱۱۰ - ” چوہدری نبی بخش صاحب چک ۹ ج ب رتن ” لائلپور

(باقی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن ہاتھوں کو مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔
جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۹۱ - محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الزراعت ربوہ .. — ۳۰۰
۴۹۲ - محترمہ امۃ المالک فرخ صاحبہ بیگم ڈاکٹر منیر احمد صاحب راولپنڈی .. — ۳۰۰
۴۹۳ - محترمہ مبارک بیگم صاحبہ دختر میاں محمد سعید صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان .. — ۳۰۰
۴۹۴ - محترمہ نجم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ .. — ۳۴۳
۴۹۵ - محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منیر احمد صاحب احمدپور شرقیہ .. — ۳۰۰
۴۹۶ - محترمہ بیگم صاحبہ اصغر محمود صاحب راولپنڈی .. — ۳۰۰
۴۹۷ - محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالغنی صاحب کراچی .. — ۳۰۰
۴۹۸ - محترمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ شیخ کرم الدین صاحب آف گمبٹ حال لاہور .. — ۳۰۰
۴۹۹ - محترمہ سعیدہ رشید صاحبہ بیگم چوہدری رفیق احمد صاحب راولپنڈی .. — ۳۰۰
۵۰۰ - محترمہ بیگم صاحبہ بیگم ملک محی الدین صاحب ملتان منجانب خورشید امین صاحبہ مرحومہ .. — ۳۰۰

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - خاکسار کا لڑکا مسعود احمد تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔
(عبدالرحمٰن ٹھیکیدار کنری سندھ)

۲ - برادرم محمد اسحاق صاحب انور کئی سال سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب دل بعمت ہیں۔ (مقبول احمد ذبیح مہتمم مقامی)

۳ - مکرم عبدالمجید خان ولد احمد دین صاحب عرصہ چار سال سے علیل اور پریشان ہیں۔ (زوجہ فضل احمد زعیم انصار اللہ محمود آباد جہلم)

۴ - میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالرزاق صاحب نے سپننگ ماسٹر کورس یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر پاس کیا ہے۔ سپننگ مضمون میں اول پوزیشن حاصل کی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے اور مزید نمایاں اور اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (گلزار احمد راجپوت چنیوٹ)

۵ - میرے ماموں مکرم عبداللطیف صاحب بھٹی ان دنوں گرمولہ ورکاں میں سخت بیمار ہیں نیز میرے پھوپھا مکرم راجہ محمد حسین صاحب ربوہ میں کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں (عبدالمنان طاہر مظفرآباد)

۶ - میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد پریشانیاں دور فرمائے۔ (مبارک احمد خادم لنگر خانہ ربوہ)

۷ - میں تقریباً سات ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ اب جوں جوں سردی آرہی ہے بیماری زور پکڑتی جارہی ہے۔ احباب جماعت حضور سے توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے اور جلد پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔
(راجہ محمد حسین باب الابواب ربوہ)

۸ - خاکسار کے والد محترم گرمولہ ورکاں۔ گوجرانوالہ میں ایک ہفتہ سے شدید طور پر بیمار ہیں احباب جماعت سب کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد الدین کلرک ریویو۔ ربوہ)

ایک مسئلہ کی وضاحت

بعض احباب کو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ چندہ جات لازمی کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائمقام نہیں ہو سکتا زکوٰۃ کا حکم اپنی جگہ پر ہے اور چندہ جات اپنی جگہ پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ پر جو مختلف فرائض عائد فرمائے ہیں ان سب کی بجا آوری میں ہی نجات ہے یہ طریق صحیح نہیں ہے کہ ایک فرض کو ادا کر کے دوسرے کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں پر خصوصیت کے ساتھ جانی جہاد فرض تھا اگر اس وقت کوئی شخص یہ کہتا کہ چونکہ میں فلاں فلاں غزوہ میں حصہ لے چکا ہوں اس لئے اب مجھ پر زکوٰۃ واجب نہیں رہی تو اس کی بات کو درست تسلیم نہ کیا جاتا کیونکہ ہر دو احکام اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ اس زمانہ میں تقاضۂ حالات کے پیش نظر امام وقت نے مالی جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ اور احباب جماعت اپنی اپنی ماہوار یا سالانہ آمد کا ایک حصہ تبلیغ و اشاعت اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ اب اگر اللہ تعالےٰ نے کسی بھائی کو دنیوی اموال سے نوازا ہوا ہے اور اس کے پاس اموال نصاب کی حد تک موجود ہیں تو وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اسے اپنے اموال کو پاکیزہ بنانے کے لئے لازمی طور پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

زکوٰۃ کی رقوم امام وقت کی نگرانی میں قوم کے نادار اور دوسرے مستحقین کی پرورش اور ان کی بہبود کے کاموں پر صرف کی جاتی ہیں۔ لہٰذا آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی جماعت سے ان احباب کو جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو مگر وہ ادا نہ کر رہے ہوں توجہ دلائیں کہ اپنے اموال کا حساب کر کے فوری طور پر زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پہلی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے!

جن مخلصین نے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد پر اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۴۴۔ مکرم ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری بھکر ضلع میانوالی ۔۔۔۔ ۵۰ روپے
۴۵۔ " رائے ظہور احمد صاحب شیخوپورہ شہر ۔۔۔۔ ۱۰ روپے
۴۶۔ " مولوی محمد عبد اللہ صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ ۔۔۔ ۱۴ روپے
۴۷۔ " ماسٹر محمد حسین صاحب انچارج سنٹر سکول نار آزاد کشمیر ۔۔۔ ۵ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری بھتیجی عزیزی مبارکہ آج کل سخت بیمار ہے۔

احباب جماعت احمدیہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

نذیر بیگم دارالنصر ربوہ

ہمدرد نسواں
(حبوب الطہرا)

اسقاط حمل۔ اور بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اس کے لئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس ۲۰ روپے

اکسیر جنین اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے فی تولہ ۔/۴ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ضروری اعلان

بعض وقتوں کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ موصی صاحبان کی باہر سے آنے والی نعشیں بدستور سابق آتی رہیں۔ عام حالات میں جنازے کی نماز مسجد مبارک کے قریب ہی ہوا کرے گی۔ براہ راست میت کی نعش کو احاطہ بہشتی مقبرہ میں لانے کی تجویز بدل دی گئی ہے۔ احباب آگاہ رہیں۔

خاکسار ابوالعطاء
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ٹھیکیداروں / فرموں کی پری کوالیفکیشن کے لئے
نوٹس

محکمہ بلڈنگ رہائی مسے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مندرجہ ذیل کاموں کے ٹنڈر جاری کروانے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

کام کا نام	تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
گروپ ۱ تعمیر ایگریکلچر انجینئرنگ ورکشاپ رسالے والا۔ لائلپور عمارت کینٹین۔ لائبریری شوروم، ٹیچنگ شاپ (وغیرہ)	۱،۵۰،۰۰۰	۳۰۰/-	ایک سال
گروپ ۲ تعمیر ایگریکلچر انجینئرنگ ورکشاپ رسالے والا لائلپور دفاتر سائیکل سٹینڈ نمبر روم وشاپ	۱،۵۰،۰۰۰	۳۰۰/-	ایک سال

درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل کوائف منسلک کریں:۔

۱۔ ٹھیکیدار / فرم کا مکمل نام وپتہ۔ دفتر کا پتہ۔ خط وکتابت کا پتہ۔
۲۔ ٹھیکیدار / فرم کے تجربہ کی تفصیل جس میں مندرجہ بالا قسم کے کام کئے ہوں اس میں تحریر ہو کہ کام کس کا، کس جگہ اور کس قسم کا تھا۔ اس کا تخمینہ اور مکمل کرنے کی مدت۔
۳۔ ٹھیکیدار / فرم کے ڈائریکٹر کی ٹیکنیکل کوالیفکیشن
۴۔ ٹھیکیدار / کمپنی کے ٹیکنیکل سٹاف کی تفصیل جس کے ساتھ کوالیفکیشن اور تجربہ کا دستاویزی ثبوت ہو۔
۵۔ ٹھیکیدار / کمپنی کے پاس تعمیراتی سامان مشینری کی تفصیل معہ دستاویزی ثبوت
۶۔ جو کام اس وقت کر رہے ہیں ان کی تفصیل جس میں کام کے مالک کا نام تخمینہ، کام کی نوعیت اور تکمیل کے لئے مدت درکار ہے۔
۷۔ ٹھیکیدار / فرم کے بنک کا نام اور جمع شدہ سرمایہ کا سرٹیفکیٹ۔

درخواستیں معہ مندرجہ بالا معلومات اور دستاویزی ثبوت زیر دستخطی کے پاس ۲۸/۱۱/۶۷ تک پہنچ جانی چاہیں۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک یا سب درخواستوں کو بغیر وجہ نامنظور کر سکتا ہے۔

نامکمل اور دیر سے پہنچنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

دستخط ایس ایم یونس شاہی
مہتمم پراونشل بلڈنگ ڈویژن۔ لائلپور۔

IPC (G) 1741 /67

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

مومنانہ صبر کا ایک نمونہ

(از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری)

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ عزیزوں کی وفات کے موقع پر جزع فزع نہ کی جائے طبعی طور پر آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری ہونا اور دل کا غمگین ہونا فطری بات ہے شریعت اس پر مواخذہ نہیں کرتی۔ اسلام کہتا ہے کہ مومن مصیبتوں کے موقع پر صبر کرتے ہیں۔ وہ مصیبت کے آنے پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں۔ اور تکلیف کو برداشت کرتے ہیں۔ اس صبر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں خاص اجر ملتا ہے۔

چوہدری ھدایت اللہ صاحب موصی مرحوم کا جنازہ راولپنڈی سے مورخہ ۳۱ اکتوبر کو ربوہ پہنچا۔ بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کے والد چوہدری محمد عبداللہ صاحب احمدی اپنے گاؤں سوہاواں ڈھلواں سے اس وقت لاری سے اترے جب ہم لوگ جنازہ کو بہشتی مقبرہ کی طرف لے جا رہے تھے۔ ہونہار فرزند کی وفات کا بوڑھے باپ کو جو صدمہ ہو سکتا ہے اس کا تصور سامنے تھا۔ محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے اس موقعہ پر جو نمونہ پیش کیا وہ واقعی مومنانہ صبر کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحوم کا چہرہ دیکھا اور دور سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھا۔ اور کہا کہ تو خدا کے پاس گیا ہے ہم بھی وہاں ہی آنے والے ہیں۔ بیتاب کھڑے تھے بیٹے کی نعش سامنے تھی۔ پوچھنے لگے کہ اگر شریعت کی رُو سے اسے بوسہ دینا جائز ہو تو میں اپنے بیٹے کا چہرہ چوم لوں۔ میں نے کہا کہ اس میں حرج نہیں۔ انہوں نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر الگ ہوئے۔ مرحوم کے رشتہ داروں میں سے جو مستورات گاؤں سے آئی تھیں۔ وہ مرحوم کا چہرہ دیکھنے کے لئے جب آگے بڑھیں تو چوہدری محمد عبداللہ صاحب موصوف نے مومنانہ انداز میں کہا کہ دیکھو کوئی ایسا کلمہ نہ کہیں۔ ایسی بات کریں جو شریعت اسلامی کے خلاف ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازاں اسی وقت چوہدری ھدایت اللہ صاحب کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر چوہدری محمد عبداللہ صاحب کے نمونہ کا دل پر خاص اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور مرحوم کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

رمضان المبارک کی آمد

رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

قرآن کریم میں روزوں کی غرض لعلکم تتقون بیان کی گئی ہے یعنی تقویٰ شعاری۔ ظاہر ہے کہ روزہ میں انسان کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ گویا یہ ایک عملی اعلان ہے کہ خدا کی راہ میں اگر جان قربان کرنی پڑے اگر اولاد قربان کرنی پڑے تو روزہ دار اس کے لئے حاضر ہے۔ نیز اس میں یہ بھی سبق ہے کہ جب خدا کے حکم کے ماتحت مومن حلال چیزوں کو چھوڑتا ہے تو حرام کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ روزہ کی یہ غرض و غایت احباب جماعت کے ذہن نشین کرا دیں۔ جماعت کے معذورین کے علاوہ کوئی روزہ کا تارک نہ ہونا چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ نمائش

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی سالانہ نمائش مورخہ ۱۶ ار نومبر ۶۷ء بروز جمعرات سکول ہذا میں ہو رہی ہے۔ اشیائے خورد و نوش کے علاوہ تفریحی پروگرام بھی پیش کیا جائے گا۔ خواتین ربوہ سے درخواست ہے کہ سکول ھذا میں جو کہ لجنہ اماء اللہ کا ادارہ ہے تشریف لا کر ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا)

(ہیڈ مسٹریس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ ماجدہ استانی امۃ اللہ بیگم جو حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں چند دنوں سے شدید بیمار ہیں بہت کمزور ہوگئی ہیں بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ خاکسار مسعود احمد۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پبلک کو مطلع کرنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد۔ میرپورخاص سیکشن کی تمام میٹر گیج گاڑیاں ۱۶/۱۱/۶۷ کو Down leaving حیدرآباد ۱۶۔۴۰-5 کی روانگی کے بعد معطل کر دی جائیں گی۔

حیدرآباد میرپورخاص سیکشن مورخہ ۱۷/۱۱/۶۷ سے بحیثیت Broad Gauge دوبارہ کھل جائے گا اور اس سیکشن پر سب سے پہلی گاڑی جو چلے گی وہ 312 حیدرآباد سے ۱۶-۴۰ بجے چلنے والی ہے۔ آنے والی سمت میں اور جانے والی گاڑی 3/5 میرپورخاص سے بوقت 45-19 - اس کے بعد باقاعدہ مسافر گاڑی کی سروس مندرجہ ذیل اوقات کے مطابق شروع ہو جائے گی۔

ڈاؤن گاڑیاں

	۳۰۲	۳۰۴	۳۰۶	۳۰۸	۳۱۰	۳۱۲	۳۱۴	۳۱۶	19 MEHRAN EX K.C	۳۱۸
حیدرآباد (A)	—	—	—	—	—	—	—	—	22-0	—
(ڈ)	۶-۰۰	۸-۳۵	۱۰-۰۰	۱۲-۲۰	۱۴-۳۵	۱۶-۴۰	۱۸-۳۰	۲۰-۴۰	۲۲-۱۵	۰-۱۵
میرپورخاص (A)	۹-۱۵	۱۰-۱۰	۱۲-۳۵	۱۴-۴۵	۱۷-۵۰	۱۸-۵۰	۲۰-۴۵	۲۳-۰۰	۰-۱۵	۲-۱۵

اپ گاڑیاں

	۲۰ مہران	۳۰۱	۳۰۵	۳۰۳	۳۰۷	۳۰۹	۳۱۱	۳۱۳	۳۱۵	۳۱۷
میرپورخاص (ڈ)	۳-۳۰	۵-۴۰	۷-۱۰	۸-۵۰	۱۱-۳۰	۱۴-۴۵	۱۵-۴۰	۱۷-۵۵	۱۹-۴۵	۲۱-۱۵
حیدرآباد (A)	۵-۳۵	۸-۰۰	۹-۴۵	۲۱-۱۰	۱۳-۵۵	۱۶-۵	۱۷-۴۵	۲۰-۲۵	۲۲-۵	۲۲-۳۵
	۵-۵۰ TO. K.C.									

درمیانی درجہ کے اسٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ اسٹیشن ماسٹر سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

3/85 (ل) عمدار